نمبر ۴۸ | مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

خاتم النبیین نمبر الفضل کی قیمت

فی کاپی قیمت ۴ر ہے۔ محصول ڈاک وریلوے اندرون ہند ہمارے ذمہ۔ رجسٹری کی فیس بذمہ خریدار۔ چار یا چار سے زائد ننانوے ۹۹ تک منگوانے والوں کو ½ ۱۲ فیصدی کمیشن دینگے۔ یعنی ۳۰ر فی کاپی قیمت لی جائے گی۔ اور سَو ۱۰۰ یا سَو ۱۰۰ سے زائد منگوانے والوں کو پچیس ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ یعنی ۳ر فی کاپی قیمت لی جائے گی۔ اور محصول ڈاک وریلوے اور پیکنگ بھی دفتر کے ذمہ اس حساب سے گویا ہم دو آنے فی پرچہ فروخت کر رہے ہیں؛ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ کیونکہ تعمیل شروع ہونے والی ہے۔

منیجر الفضل قادیان

مبارک صد مبارک

آج ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء رات کے سوا بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول میں لڑکا پیدا ہوا ہے:

دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

مضامین اور نظموں کی مکمل فہرست

حصہ نظم

اعتذار

چونکہ وقت بہت تنگ تھا۔ اور پرچہ کا حجم زیادہ کرنے سے اس کی طباعت وقت پر نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا۔ کہ حجم ۴۸ صفحات سے زائد نہ ہو۔ تا یہ ایسے وقت میں طبع ہو سکے۔ کہ ہندوستان کے ہر حصہ میں ۲۶۔ اکتوبر کے جلسہ سے کم از کم ایک روز قبل پہونچ جائے۔ اس لئے بعض نہایت بیش قیمت مضامین اور بلند پایہ نظمیں درج نہیں ہو سکیں۔ اور ہم اپنے ان جملہ احباب سے جن کے مضامین یا نظمیں رہ گئی ہیں۔ نہایت ادب سے معذرت خواہ ہیں۔ امید ہے۔ ہماری مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ معاف فرمائیں گے ؞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کا کام

ایک زندہ اور تمام دُنیا کو اپنے رنگ میں رنگین کر لینے کا عزم رکھنے والی قوم کے لئے چاروں طرف نظر رکھنا اور اپنے گرد و پیش کے حالات سے باخبر رہنا نہایت ضروری امر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم مختلف سرکاری محکمہ جات کی کارگزاری کی رپورٹوں کو اختصاراً اپنے کالموں میں جگہ دیتے رہتے ہیں ۔

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کے لئے جو محکمہ قائم ہے۔ اس کی کارگزاری کی رپورٹ بابت ۱۹۲۹ء شائع ہوئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دورانِ سال میں ایسے لوگوں کی تعداد جو اس محکمہ کی نگرانی میں رہتے ہیں ۱۸۴۱۳ رہی ہے۔ جن میں سے ۳۵۳۴ افراد تو اس محکمہ کی طرف سے تعمیر کردہ نو آبادیات میں بود و باش رکھتے ہیں اور باقی زیر نگرانی ہیں ۔

گذشتہ سال ۱۳۶۰ افراد کو کلی طور پر آزاد کر دیا گیا تھا۔ اور انہیں عام شہریوں کی طرح اپنے حسب منشاء زندگی بسر کرنے کی اجازت تھی۔ لیکن چونکہ وُہ قابل اعتماد ثابت نہ ہو سکے۔ اس لئے آئندہ آزادی کی شرائط زیادہ سخت کر دی گئیں۔ اور سال زیر رپورٹ میں صرف ۱۴۵ اشخاص چھوڑے گئے ۔

اس سال میں جو لوگ ان حدود سے باہر گئے۔ یا ان مقررہ مقامات سے جہاں وُہ نظر بند تھے۔ غیر حاضر ہوئے۔ ان کی تعداد ۱۷۲ ہے۔ اور گذشتہ سال یہ تعداد ۲۴۰ تھی۔ اسی طرح سرکاری بستیوں میں سے غیر حاضر ہونے والوں کی تعداد اس سال ایک سو بیس اور گذشتہ سال صرف ۸۹ تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پہلو میں پوری طرح نگرانی نہیں کی گئی۔

ایسے لوگوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے پالم پور۔ امرتسر اور منٹگمری میں ریفارمیٹری سکول قائم ہیں۔ اور ان تمام میں ۶۶ نئے طلبا داخل ہوئے۔ ان سکولوں کے علاوہ تمام بستیوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے سکول قائم ہیں ۔

سال زیر رپورٹ کے اختتام پر ان سکولوں میں ۱۲۵۲ لڑکے اور ۳۳۶ لڑکیاں زیر تعلیم تھیں۔ اس کے علاوہ ۵۳۲ لڑکے جو دن کو مصروفیت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ نائٹ سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اس سال ۹۳ لڑکے اور ۳۶ لڑکیوں نے پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ اور اس وقت تک ۲۵ لڑکے۔ اور ایک لڑکی مڈل کے امتحان پاس کر چکے ہیں سال کے اختتام پر مڈل سکولوں میں ۹۰ طلباء تھے۔ ان اقوام سے تعلق رکھنے والے دو لڑکے اس وقت ایک پرائیویٹ سکول میں انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ایک سانسی لڑکی نے اس سال ایس۔ وی کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اس وقت فیروزپور گرلز سکول میں بطور معلمہ تعینات ہے۔ چونکہ گرلز سکولوں کے لئے ٹرینڈ استانیاں ملنے میں دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے کیمبلپور کے مقام پر گورنمنٹ ایک زنانہ ٹریننگ سکول قائم کرنے کا ارادہ کر رہی ہے ۔

ان اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرائم پیشہ اقوام کی تعلیمی ترقی اطمینان بخش ہے۔ اور اگر اس میں اس طرح سرگرمی جاری رہی۔ تو ممکن ہے۔ بہت جلد ان لوگوں کی اولادیں اپنے آبائی مشاغل کو بھول کر پُر امن اور مفید شہری بن سکیں ۔

ان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت قریباً ۵۴ کوآپریٹو سوسائیٹیاں کھولی جا چکی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ سال زیر رپورٹ میں ان کے اندر کوئی قابلِ ذکر اضافہ نہیں ہوا۔ اور صرف دو نئی سوسائیٹیاں کھولی گئی ہیں ۔

گذشتہ سال اس محکمہ کی جو رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس میں یہ شکایت تھی۔ کہ جرائم پیشہ لوگ سرکاری علاقہ میں واردات کرنے کے بعد ملحقہ دیسی ریاستوں میں پناہ لے لیتے ہیں۔ اور بروئے قواعد وہاں سے انہیں گرفتار کرنا دقت طلب امر ہے۔ اور اس سال بھی یہ شکایت بدستور بیان کی گئی ہے ۔

گذشتہ سال اس صیغہ پر کل خرچ ۱۸۳۸۹۴ روپیہ ہوا تھا۔ لیکن اس سال صرف ۲۸۵۷۶۲ روپیہ ہوا۔ اور اس میں سے ۳۲۵۵۱۵ کی دوبارہ وصولی کی امید ہے۔

رپورٹ میں ان سوسائیٹیوں کا بھی ذکر ہے۔ جو ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے اس محکمہ سے تعاون کر رہی ہیں۔ مگر حیرت ہے۔ کہ ان میں صرف سالویشن آرمی اور دیو سماج کی خدمات قابل ذکر سمجھی گئی ہیں۔ اور ان کے سوا کسی اور مذہبی سوسائٹی کا قطعاً کوئی تذکرہ نہیں۔ معلوم نہیں۔ فی الواقعہ کوئی جماعت مشترکہ کام نہیں کر سکی۔ یا انہیں نظر انداز کرنے کے بواعث دیگر ہیں ۔

ان لوگوں کی مذہبی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ دو مقامات پر ان لوگوں نے اپنے خرچ سے شاندار مسجدیں تعمیر کیں۔ ایک مقام پر مندر اور ایک پر گوردوارہ بنایا گیا۔ اور قریباً سب مقامات پر عبادتگاہیں تعمیر کرنے کا شوق لوگوں میں موجود ہے۔ جو اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ مذہب کی طرف ان کا میلان بڑھ رہا ہے ۔

ان کا تمدن کلیۃً تبدیل ہو چکا ہے۔ اور زراعتی بستیوں میں ان کے مکانات عام دیہاتی مکانات سے زیادہ صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ اور وُہ آوارہ گرد لوگ جو نہایت غلیظ اور وحشیانہ لباس پہننے کے عادی تھے۔ اب صاف ستھرے اور معزز زمینداروں کے لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں۔ شراب خوری جسے بعض حالات میں "مذہبی ضرورت" سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اب قریب قریب بالکل مٹ چکی ہے ۔

وُہ لوگ جو باقاعدہ بستیوں میں آباد ہیں۔ ان کے چال چلن کے متعلق پولیس یا پبلک کو کوئی خاص شکایات نہیں ہیں۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں ان بستیوں سے تعزیرات ہند کے ماتحت صرف ۱۶ کس گرفتار ہوئے۔ یہ تعداد سنہ ۱۹۲۸ء میں ۳۰۔ اور سنہ ۱۹۲۷ء میں ۳۶ تھی۔ اچھے چال چلن کی وجہ سے ۷۶۴ افراد رخصت کے قوانین اور روزانہ حاضری کی پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دئیے گئے ۔

یہ لوگ چونکہ باقاعدہ محنت و مشقت سے کام کرنے کے عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے انہیں کسی خاص پیشہ پر لگانا ذرا مشکل ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ انہیں اس کا عادی بنانے کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ بعض صورتوں میں یہ لوگ زراعتی یا دُوسرے محنت و مزدوری کے کاموں میں عام لوگوں سے بڑھ گئے ہیں۔ صنعتی بستیوں میں ان لوگوں کی اوسط آمدنی پندرہ سے ۲۶ روپیہ فی خاندان ماہوار رہی ہے۔ اور بعض محنتی اور جفاکش ۵۹ روپیہ ماہوار بھی کما لیتے رہے ہیں ۔ زراعتی بستیوں میں غلہ اور روئی کی قیمتوں میں کمی واقعہ ہو جانے سے اگرچہ خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکا۔ تاہم وہاں اوسط آمدنی ۱۵ سے ۲۹۲ روپے چار آنے رہی ہے۔ اور اپنے اخراجات پورا کرنے کے ...

بمبئی میں چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا پرجوش خیر مقدم

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے لاہور سے روانگی کے حالات گذشتہ پرچہ میں درج کئے جاچکے ہیں۔ ۱۲- تاریخ کو آپ بمبئی پہنچے۔ اور مؤقر معاصر انقلاب (۱۶- اکتوبر) کا بیان ہے کہ بیرسٹر کے۔ ڈی چودھری تاجر بمبئی اور دیگر ممتاز شہریوں نے ان کا خیر مقدم کر کے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے مسلمانان بمبئی نے ان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں ان پر کامل اعتماد کا اظہار کر کے ان کی پوری پوری کامیابی کے لئے دعا کی گئی "

دوپہر کے وقت چودھری صاحب کو نہایت جوش وتپاک کے ساتھ الوداع کہی گئی۔ اور پھر ان کے گلے میں ہار پہنائے گئے۔ جہاز پر سوار ہونے سے قبل انہوں نے ایک پیغام دیا۔ کہ "میں گول میز کانفرنس کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ واری کا پورا پورا احساس رکھتا ہوں۔ میں انشاء اللہ ہندوستان اور مسلمانوں کی خدمت کا فرض انجام دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا "

اللہ تعالے سے دعا ہے۔ کہ وُہ چودھری صاحب موصوف کو ان کے نیک ارادوں میں کامیاب کرے ؛

بمبئی جیسے پُر رونق اور آباد شہر میں چودھری صاحب کی اس قدر عزت افزائی اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ آپ ایک عظیم شخصیت رکھتے ہیں۔ اور ملک کے ہر حصہ میں آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ؛

غیر ملکی کپڑا فروخت کرنیکی اجازت

بمبئی سے ایسوسی ایشن اینڈ پریس نے اطلاع دی ہے۔ کہ غیر ملکی پارچہ کے سوداگران کا ایک وفد اس امر کی اجازت لینے کے لئے مصروف گیا تھا۔ کہ غیر ملکی کپڑے کے ذخائر کو دیوالی کے ایام میں ختم کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور بائیکاٹ کی تحریک کو نرم کر دیا جائے۔ وفد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور ۱۴- اکتوبر سے غیر ملکی کپڑے کی منڈی دوبارہ کھل گئی ہے ؛

اس سے قبل امرتسر میں بھی کانگریس کی طرف سے اس قسم کی اجازت دی جاچکی ہے۔ اور وہاں بھی ذخیرہ کو فروخت کرنے کے لئے دو دو چار چار روپے لیکر کانگریس لائسنس عطا کر چکی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب پہلے سوداگران کے نقصان کو نظر انداز کر کے موجودہ مال کی فروخت بھی بند کر دی گئی تھی۔ تو اب کونسے ایسے حالات پیش آئے ہیں۔ کہ کانگریس اس طرح بڑی بڑی منڈیوں کو دوبارہ کھلنے کی اجازت دے رہی ہے ؛

ہم نے تو جہاں تک اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔ کہ چونکہ کانگریس کے پاس اب اس قدر آدمی نہیں رہے۔ کہ وُہ بہ جبر غیر ملکی کپڑے کی تجارت کو بند کر سکے۔ اس لئے وُہ نہایت ہوشیاری سے کام لے کر خود بخود ہی اجازت دیتی جا رہی ہے۔ تا عوام میں اس کا بھرم نہ کھلنے پائے ؛

صدر جمعیۃ العلماء کی گرفتاری

آج کل کے عام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے۔ خود علماء کہلانے والوں کی یہ حالت ہے۔ کہ بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے ان کے ذمہ جو فرض لگایا تھا۔ اسے بالائے طاق رکھ چکے ہیں۔ اور عامۃ المسلمین کی راہ نمائی اور ہدایت تو درکنار خود لامذہبوں کی طرف سے پیدا کردہ فتنہ کی رو میں بہتے چلے جا رہے ہیں ؛

نام نہاد جمعیۃ العلماء کو اپنے نام کی نسبت سے جو پروگرام اپنے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ وُہ کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اس کے ناظم مولوی احمد سعید صاحب تو مدت ہوئی۔ کانگریسی شریعت کی اتباع کے جرم میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور اب جناب صدر بھی گرفتار ہو چکے ہیں ؛

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ جس سے کسی صورت میں بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جمہور مسلمان کانگریس سے کوئی سروکار نہیں رکھتے۔ اور اہل جمعیۃ کی کانگریس سے اس قدر شیفتگی کے شرعی پہلو کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو بھی قوم کے متحدہ فیصلہ سے غداری ایک ایسا جرم ہے۔ جو مسلمانوں کی راہبری کے مدعیوں کے لئے بے حد شرمناک ہے ؛

افسران پولیس پر پے در پے حملے

ملزمین مقدمہ سازش لاہور کی سزایابی کے بعد پولیس افسران پر پے در پے حملے ہوئے ہیں۔ اور ابھی معلوم نہیں۔ یہ حالت کہاں تک ترقی کرے۔ حملہ آوروں کے متعلق قطعی طور پر تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وُہ کون ہیں۔ اور کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن جہاں تک اخبارات سے پتہ چلتا ہے۔ یہ حملے اسی سزا کے انتقام کے جذبہ کے ماتحت کئے جا رہے ہیں ؛

بزدلانہ طور پر چھپ کر وار کرنا اور کسی کی جان لینے کی کوشش کرنا ایک نہایت ہی کمینہ فعل ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کا بہترین ہمدرد وہی ہو سکتا ہے۔ جو انہیں اس بیہودگی سے باز رکھے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں لازماً وُہ ایک نہ ایک دن اسی انجام کو پہونچیں گے۔ جس سے آج وُہ اس قدر اشتعال پذیر ہیں۔ اور اگر وُہ قانونی سزا سے بچ بھی جائیں۔ تو بھی ایسی حرکات کیریکٹر اور اخلاق کے لئے اس قدر مہلک اور تباہ کن ہیں۔ کہ کسی صورت میں ایک ہمدرد وطن انہیں گوارا نہیں کر سکتا ؛

اخبار ہمت سے ضمانت

مرحوم سید جالب دہلوی کی یادگار اخبار ہمت لکھنؤ سے حکومت یو۔پی نے پریس آرڈیننس کے ماتحت پانصد روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ ہمت ہندوستان کے سنجیدہ اخبارات میں سے ہے۔ کانگریس سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ اور سول نافرمانی کی تحریک سے اشد مخالف ہے۔ اور مسلمانوں کو اس سے علیحدہ رکھنے کے لئے ہمیشہ سرگرم رہا ہے۔ ایسے اخبار سے ایک ایسے شذرہ کی بنا پر جس سے ہندوستان کی سیاسیات کو براہ راست کوئی تعلق نہیں، ضمانت طلب کرنا نہایت ہی ناموزون ہے ؛

اخبار ہمت کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وُہ یہ رقم اپنے پاس سے ہی داخل کر سکے۔ اور پھر میعاد بھی دو دن کی دیگئی تھی۔ اس لئے یہ اخبار فی الحال بند ہو گیا ہے۔ جو بے حد افسوسناک ہے ؛

ہندوستان میں اسلامی پریس نہایت کمزور ہے۔ اور ایسے وقت میں جبکہ ایسے اخبارات کی جو کانگریس کے اثر سے آزاد اور خالص اسلامی مفاد کو پیش نظر رکھ کر کام کرنے والے ہوں اشد ضرورت ہے۔ ایسے اخبار کا بند ہو جانا مسلمانوں کے لئے یقیناً نقصان رسان ہے۔ اس لئے یو۔پی کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ یہ رقم جو نہایت ہی معمولی ہے۔ فوراً مہیا کر کے جس قدر جلد ممکن ہو۔ ہمت کو دوبارہ جاری کرا دیں ؛

صوبہ سرحد کے مالیہ میں تخفیف

جولائی ۱۹۳۰ء میں سرحد کے زمینداروں کا ایک وفد چیف کمشنر کے پاس بدیں غرض گیا تھا۔ کہ ضلع پشاور کی شرح مالیہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے ان سے درخواست کرے اور چیف کمشنر نے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ چیف کمشنر نے اپنے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے مختلف علاقوں میں شرح مالیہ میں معقول تخفیف کر دی ہے۔ اور اس طرح مالیہ کی رقم میں ۶۸ ہزار روپیہ کی کمی ہو گئی ہے ؛

ایسے وقت میں جب صوبہ سرحد میں ایک حد تک بے چینی کے آثار نمودار ہو رہے ہیں، حکام کا یہ حسن سلوک نہایت مفید اور قیام امن کے لئے بہت حد تک ممد ہو سکے گا ؛

وید اور سنسکرت

ہم الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں بتلا چکے ہیں۔ کہ آریہ دھرم اس وجہ سے کہ وہ اپنے پیرؤوں کو تکلیف مالایطاق کا حکم دیتا ہے۔ عالمگیر مذہب نہیں ہو سکتا مگر اس وقت ہمیں اس امر پر نظر کرنا ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں وید کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ کس حد تک راستی پہ مبنی ہیں۔

سوامی صاحب اپنی کتاب مذکور کے صفحہ ۲۶۱ باب سات میں ایک سوال نقل کرتے ہیں۔ کہ "کسی ملک کی زبان میں وید نازل کیوں نہیں ہوئے۔ (ویدک) سنسکرت میں کیوں ہوئے" اور پھر خود ہی اس سوال کا جواب بدیں الفاظ درج کرتے ہیں۔ کہ "اگر (وید) کسی خاص ملک کی زبان میں نازل ہوتے۔ تو ایشور طرفدار ٹھہرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں نازل کرتا۔ اس ملک کے باشندوں کو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں آسانی اور دوسرے ممالک والوں کو مشکل ہوتی۔ اس لئے وید سنسکرت ہی میں نازل کئے۔ جو کسی ملک کی زبان نہیں۔ اور وید کی زبان سب زبانوں کی ماں ہے۔ ...... تاکہ ہر ملک کے باشندوں کو اس کے پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت درکار ہو"

سوامی صاحب پر سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ وید سنسکرت میں نازل ہوئے۔ حالانکہ وہ ایسی زبان ہے جو نہ کسی ملک میں بولی جاتی ہے۔ اور نہ کسی قوم کو اس سے دلچسپی ہے۔ اب امید تو یہ تھی۔ کہ بانی آریہ سماج کوئی معقول وجہ بیان فرمائیں گے۔ مگر آپ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ تو یہ کہ اگر پرمیشور وید کو کسی ایسی زبان میں نازل فرماتا جو کسی خاص ملک یا قوم میں رائج ہوتی۔ تو وہ طرفدار ٹھہرتا۔ کیا ہی معقول جواب ہے ع برین عقل و دانش بباید گریست۔

آریہ سمجھو! اگر کسی ملکی زبان میں وید کا اترنا خدا تعالےٰ کے لئے موجب اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو کیا یہ ظلم نہیں۔ کہ ایسے ایسی زبان میں اُتارتا ہے۔ جسے کوئی بشر سمجھ ہی نہیں سکتا۔ ضرور وہ ظالم ٹھہرتا ہے۔ کہ کیوں اس نے انسانوں کو وہ کتاب دی۔ جسے وہ سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ کیا یہ تکلیف مالایطاق نہیں تھی۔

اور پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ جس اعتراض سے بچنے کے لئے اس بے ہودہ جواب کو تراشا گیا ہے۔ وہ تو پھر بھی حل نہ ہو سکا۔ کیونکہ ہر انسان کو یکساں محنت درکار نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر بعض ذہین ہوتے ہیں۔ جو جلدی بات کو اخذ کر سکتے ہیں۔ تو ان کے مقابل کند ذہن بھی ہوتے ہیں۔ جو عمر بھر تک کسی بات کی تہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ پس وید کو زبان سنسکرت میں اُتار کر پھر بھی پرمیشور طرفدار ہی رہا۔

اس کو بھی جانے دو۔ یہ بتاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ کا پڑھانا اور انسان کا پڑھانا برابر تو نہیں ہو سکتا۔ اگر شروع میں رشیوں کو خدا نے ہی زبان سکھلائی۔ تو دوسرے لوگوں کا بھی حق تھا۔ کہ وہ انہیں خود تعلیم دیتا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ رشی تو براہ راست خدا سے سیکھیں۔ اور دوسرے لوگوں کو یونہی چھوڑ دیا جائے۔ کیا یہ طرفداری نہیں؟

اور پھر کیا یہ بھی طرفداری نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہزاروں لاکھوں انسانوں میں سے صرف چار کو منتخب فرمایا۔ اگر (جیسا کہ کہا گیا ہے) یہ کہا جائے۔ کہ "وہی چار سب جیووں سے زیادہ پوتر آتما تھے۔ اور ان کے برابر نہیں تھے" ستیارتھ صفحہ ۲۶۲۔ اس لئے پاک علم کا نزول انہی پر کیا گیا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ یہی جواب یہاں بھی دیا جا سکتا تھا۔ کہ چونکہ سنسکرت سب زبانوں سے زندہ اور تمام خوبیوں پر حاوی ہے۔ اس لئے اس میں وید کا نزول ہوا۔ مگر ایسا جواب نہیں دیا گیا۔ اور نہ دیا جا سکتا تھا۔ جس کا سبب صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ سنسکرت ایک مُردہ زبان ہے۔ کسی ملک میں اس کا رواج نہیں۔ جیسا کہ سوامی صاحب نے خود اس کی تصریح بھی کر دی ہے۔ پس اگر آریہ یُوں کہتے (کہ وید سنسکرت میں نازل ہوا اس میں ہمارا اختیار نہیں۔ تو یہ بہتر تھا نسبتاً اس کے کہ ایک پُر تکلف جواب کا اختراع کرنا شروع کر دیا جاتا۔

پس اے آریہ قوم! اپنے گرو کی بات کو مد نظر رکھ کر سچ کہو۔ کہ تمہارا ایشور طرفدار ٹھہرا یا نہیں۔ اور پھر سوامی صاحب نے بے جا تکلف سے کام لیا یا نہیں؟

سوامی صاحب نے اپنے جواب میں سنسکرت کی ایک خوبی کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ وہ یہ کہ یہ زبان سب زبانوں کی ماں ہے۔ جس کا بالفاظ دیگر یہ مطلب ہے۔ کہ دوسری زبانوں میں جس قدر خوبیاں موجود ہیں۔ وہ اس میں اولاً بالذات پائی جاتی ہیں۔ اور یہ سب سے پہلی زبان ہے جس سے آگے تمام زبانوں کا چشمہ پھوٹا۔ حالانکہ اگر ذرا بھی غور کیا جاتا۔ اور کچھ بھی عقل سے کام لیا جاتا۔ تو اس بیان پر جُرأت نہ کی جاتی۔ کیونکہ ضرور ہے۔ کہ وید کے نزول کے وقت کوئی اور زبان ہو۔ جو بنی نوع انسان میں رائج ہو۔ اور ضرور ہے۔ کہ وہ خدا کی طرف سے ہو۔ پس اگر اس کے ہوتے ہوئے زبان سنسکرت کا نزول ہوا۔ اور ضرور اسی طرح ہوا۔ جیسا کہ سوامی صاحب کی عبارت بھی اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ تو آریہ صاحبان کو کسی طرح یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اپنی زبان کو ام الالسنہ قرار دیں۔ میں کہتا ہوں۔ یہ زبان تو اس قابل ہی نہیں۔ کہ اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ بھی تسلیم کیا جا سکے۔ کیونکہ (بقول آریہ صاحبان) ہزاروں لاکھوں سال گذر گئے۔ مگر ابھی تک اس کو اتنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ کہ یہ کسی ملک کی زبان کہلائے۔ ہمارے نزدیک تو سنسکرت کی نسبت پشتو۔ چینی۔ سندھی زبانیں ہی اچھی ہیں۔ جو کم از کم کسی نہ کسی علاقہ میں تو رائج ہیں۔ مگر خدا نے ان لوگوں کو شرمندہ کرنے کے لئے اس زبان کو اس قدر بھی ترقی نہیں دی۔ کہ یہ مذکورہ بالا معمولی زبانوں کا بھی مقابلہ کر سکے۔ ام الالسنہ ہونا تو بھلا ایک عظیم الشان بات ہے۔ پس اس زبان کا جامع صفات ہونا خدا کے فعل سے رد ہو جاتا ہے۔ آریو! اس مشکل کو حل کر سکتے ہو؟ تو کرو!!!

ستیارتھ پرکاش سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی حکومتیں تم لوگوں کو حاصل ہو چکی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی اس زبان کا رواج نہ ہوا۔ حالانکہ مشہور مقولہ ہے۔ لسان الملک ملک اللسان کہ بادشاہ کی زبان تمام زبانوں کی بادشاہ ہوتی ہے۔ اگر کہو۔ کہ رواج ہوا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ پھر وہ لوگ کہاں گئے۔ اگر کہو۔ کہ نیست و نابود ہو گئے۔ تو ہم اس سے بھی یہی نتیجہ نکالیں گے۔ اور نکالنے کے مستحق ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس غیر دلچسپ زبان کو فروغ دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کا فعل یہ شہادت دیتا ہے۔ کہ یہ اس کی زبان نہیں ہے۔ ورنہ یہ کوئی معمولی امر نہیں۔ کہ ایک زبان رائج ہو جائے۔ اور پھر اس کا نام و نشان بھی نہ ملے۔ یعنی کسی حصہ ملک میں قطعاً اس کا رواج نہ ہو۔

پس ٹھنڈے دل سے سوچو۔ کہ کیا سنسکرت میں ویدوں کا نزول درست تھا۔ اور کیا سنسکرت الٰہی زبان

اور ام الالسنہ کہلانے کی مستحق ہے؟ پھر یہ بھی قابل غور بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک لمبی چوڑی کتاب (چار وید) نازل اور پھر ایسی زبان میں نازل کی۔ جس سے اکثر حصہ دنیا بالکل ناواقف و ناآشنا ہے۔ اب اس پر اتمام حجت ہو تو کس طرح؟ تراجم اس قدر مختلف ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی مانتا ہی نہیں۔ سوامی دیانند صاحب نے جس طریق پر وید کا ترجمہ کیا ہے۔ اور جس طرح رکیک تاویلات سے کام لیا ہے۔ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ پس ہم ان تراجم پر بھروسہ کر کے کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر ذرا معمولی لفظی فرق ہو سکتا تب بھی ہے۔ مگر سوامی جی نے تو منتروں کے منتروں اور شلوکوں کے شلوکوں پر وہ روپ چڑھایا ہے۔ جو پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

اگرچہ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا کلام ایسی طرز پر نازل ہو۔ کہ جس کی وجہ سے اس کے کئی معنی ہو سکیں۔ جو آپس میں کسی لحاظ سے متحد و متعلق ہوں۔ یا کم از کم ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اس میں ایسی باتیں پائی جائیں۔ جو صریح طور پر ایک دوسرے کی مخالف و مناقض ہوں۔

پس ویدوں کے تراجم کا بالکل ایک دوسرے کے خلاف ہونا بتاتا ہے۔ کہ وید الٰہی دفاتر میں کوئی دخل ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ اُس کا خانہ خالی پڑا ہے۔ پس اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ دوست کس طرح اس شرف سے زبان سنسکرت کو ہی مختص قرار دیتے ہیں۔ اور پھر وید کے الہامی کتاب ہونے کا کیا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ دیڈ بابید۔

زمانۂ مسیح موعودؑ کی تقسیم ازرُوئے حدیث

نواب صدیق حسن صاحب نے ایک کتاب حجج الکرامہ نام لکھی ہے۔ جس میں آپ نے مہدی اور مسیح کے متعلق اور موجودہ زمانے کے متعلق تمام احادیث مختلف کتب سے لے کر یکجا کر دی ہیں۔ ان احادیث میں جو مسیح او مہدی کے متعلق ہیں۔ مہدی کی عمریں مختلف بیان کی گئی ہیں۔ اور ان احادیث کو صحیح بھی سمجھا جاتا ہے۔ اصول حدیث میں یہ قاعدہ مسلّم ہے۔ کہ دو صحیح حدیثوں میں تخالف نہیں ہوتا۔ پس ضروری ہوا۔ کہ ان احادیث میں بھی تخالف نہ ہو۔ لیکن بظاہر ایک حدیث میں اگر مہدی کا زمانہ ۴۵ برس لکھا ہے۔ تو دوسری میں ۷ برس۔ پھر بعض میں ۲۰ برس بعض میں ۸ برس۔ بعض میں ۳۰ اور چالیس کے درمیان بعض میں ۱۹ برس۔ ان احادیث میں کھلا کھلا اختلاف ہے۔ لہٰذا ان سے استناد کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیش کرنا غلطی ہے۔ کیونکہ اذا تعارضا تساقطا۔ لیکن اگر ان میں تطبیق دینے کی کوشش کی جائے۔ اور ان کی تاویل کی جائے۔ تو یہ بجائے خود حضرت اقدس کی صداقت پر روشن دلیل ہیں۔ اسی اشکال کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے جو علم اصول حدیث میں بہت بڑے نقاد مانے گئے ہیں۔ یُوں حل کیا ہے۔ کہ یہ سب زمانے صحیح ہیں۔ اور چونکہ مہدی کا زمانہ متفاوت القوت ہو گا۔ اس لئے زمانے بھی کئی ہونگے۔ گویا ایک حدیث میں عام حکومت کا زمانہ بتایا گیا ہے۔ تو دوسری میں شان و شوکت کا زمانہ بتایا گیا ہے۔ پس اسی معیار کے مطابق ہم اس کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کرتے ہیں۔ تو بالکل ٹھیک چسپاں ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے دلائل میں ایک دلیل کا اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۲ و صفحہ ۳۵۹

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ ماموریت کو ۲۳ سال مانا جاتا ہے۔ تو اس میں وہ چھ ماہ کا عرصہ بھی شامل کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ کو سچی خوابیں کثرت سے آتی تھیں۔ اس طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ زمانہ بھی شامل کیا جائے۔ جس میں کہ آپ کو بکثرت خوابیں آنی شروع ہو گئیں۔ تو پورے ۳۳ سال بن جاتے ہیں۔ یعنی ۱۸۷۵ء سے ۱۹۰۸ء تک۔ کیونکہ ۱۸۷۵ء کو ہی آپ کو پہلی خواب آئی تھی۔ جس کے بعد خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس حساب سے ۳۴ سال قمری بنتے ہیں۔ آپ کو پہلا الہام ۱۸۷۶ء کو ہوا۔ چنانچہ اس حساب سے تا وفات ۳۰ اور ۴۰ کے درمیان حساب سے بنتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ تقریباً ۴۰ سالہ عرصہ والی حدیث بھی صحیح ہے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا اعلان ۱۸۸۹ء کو کیا۔ جس کی رُو سے شمسی حساب سے ۱۹ سال بنتے ہیں۔ اور قمری حساب سے ۲۰ سال۔ گویا ماموریت کے زمانے کی عمر پورے ۲۰ سال ہے۔

اب رہی یہ بات۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۸ سال کیسے ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آپؑ نے مسیح ابن مریم علیہ السلام سے برتری کا صریح طور پر اعلان ۱۹۰۰ء کو کیا۔ چنانچہ فرمایا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمدؑ ہے

پس اس حساب سے وہ زمانہ پورے ۸ سال بنتا ہے۔ اب رہ گئی مدت ۷ سال کی۔ سو اس کے متعلق علامہ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۷ سال کا زمانہ وہ زمانہ ہے۔ جو بہت ہی شان و شوکت کا زمانہ ہوگا۔ اور جس میں وہ پوری طاقت اور رُعب سے ظاہر ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کے متعلق بارش کی طرح وحی کے ماتحت اپنی شان و منقبت کو جس تحدی سے ۱۹۰۱ء کے بعد بیان فرمایا ہے۔ وہ ناقابل انکار حقیقت ہے۔ لفظ ظلی۔ مجازی یا جزوی فضیلت کی بجائے صریح طور پر نبی اللہ ہونے اور مسیح ابن مریم سے افضلیت کا اعلان فرمایا۔ جس کی وجہ سے لوگوں نے مخالفت بھی خوب کی۔ اور خدا تعالےٰ نے بھی پہلے ہی سے فرمایا تھا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور خدا تعالےٰ بھی اپنی پوری شان میں ظاہر ہو اور اپنے مرسل کی تائید میں وہ وہ نشان دکھلائے۔ کہ جن میں شُبہ کرنے کی کسی کو گنجائش نہ تھی۔ اس شان و شوکت کے زمانے کی مدت ۷ سال بنتی ہے۔ ۴۴

۴۴- اب اس سے دو باتیں ثابت ہو گئیں۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی صادق اور منجانب اللہ ہیں۔ کیونکہ ان پر یہ پیشگوئیاں بالکل ٹھیک طور پر صادق آئیں۔

(۲) وہ پیشگوئیاں بھی اس توجیہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔ کیونکہ وہ پوری ہو گئیں۔

اب ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے۔ اور عظیم الشان نشانات کے ظاہر ہونے کے بعد شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ سکتی۔ پس اے طلبگاران حق آؤ۔ اور اس چشمۂ ہدایت سے سیراب ہو کر دوسروں کی بھی اس طرف رہنمائی کرو۔ تا خدا کے مقبول بندوں میں لکھے جاؤ۔

دورہ ناظر صاحب بیت المال بغرض معائنہ جماعتہائے یو۔پی بہار بنگال

اخبار الفضل کی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ناظر صاحب بیت المال ۲۰ اکتوبر سے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۰ء تک دورہ پر رہیں گے۔ اس عرصہ میں جن جماعتوں کا معائنہ کیا جائیگا ان کے چندوں کا حساب ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ تاکہ عہدہ داران جماعت ہا اپنے حسابات صاف رکھیں۔ معائنہ کے وقت کوئی چندہ کسی جماعت کے ذمہ باقی نہ رہنا چاہیئے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور اچھی رپورٹ پیش ہو سکے۔

نام جماعت	بجٹ چندہ عام سالانہ	بجٹ چندہ عام ششماہی تا ۳۱ اکتوبر	بجٹ چندہ جلسہ	بجٹ چندہ خاص	آمد چندہ عام ۱۵ اکتوبر تک	آمد چندہ جلسہ ۱۵ اکتوبر تک	آمد چندہ خاص ۱۵ اکتوبر تک
انبالہ	۹۰۶	۴۵۳	۱۸۰	×	۴۰۵	۸۴	۲۴
سہارنپور	۹۰	۴۵	۲۰	۸	۱۷	×	×
مرادآباد	۲۴۱	۱۲۰	۴۶	۲۴	۶۲	×	×
بریلی	۴۱۱	۲۰۵	۸۲	۴۸	۱۷۰	۳۷	۱۹
شاہجہانپور	۶۷۵	۳۳۷	۱۲۸	۶۸	۳۲۰	۳۹	۱۹
لکھنؤ	۸۰۰	۴۰۰	۱۶۰	۹۴	۱۹۴	۸۰	۷۴
مونگھیر	۵۰۰	۲۵۰	۱۰۰	۵۸	۲۰۰	۲۵	۸
بھاگلپور	۱۹۰۰	۹۵۰	۳۰۴	۱۱۴	۵۵۴	۹۸	۲۰
کلکتہ	۱۳۲۸	۶۶۴	۲۵۶	۱۴۴	۷۵۱	۲۱۰	۹۷
برہمن بڑیہ	۴۵۲۲	۲۲۶۱	۹۷۸	۴۶۴	۵۸۹	×	×
آڑہا	۱۴۴	۷۲	۲۸	۱۶	۵۵	۱۷	۱۰
کٹک	۷۰۰	۳۵۰	۱۳۱	۷۸	۱۲۰	۵۰	۳۰
سونگھڑہ کندرہ پاڑہ	۶۲۵	۳۱۲	۱۲۰	۶۴	۱۴۸	۱۳	۸
کیرنگ	۲۱۵	۱۰۸	۴۲	۲۴	۶۳	۸	۵
بھدرک	۱۷۵	۸۷	۳۴	۲۰	۲۷	×	×
الہ آباد	۸۱۱	۴۰۵	۷۸	۴۴	۴۳	۱۲	۷
کانپور	۳۰۰	۱۵۰	۵۴	۳۲	۱۰۳	۱۷	۷
اٹاوہ	۲۰	۱۰	۴	۲	۱۵	۲	۱
آگرہ	۳۰۰	۱۵۰	۶۰	۳۶	۱۰۵	۱۹	۹
علی گڑھ	۷۰۰	۳۵۰	۱۵۰	۸۸	۲۰۰	۵	۴
میرٹھ	۷۵۴	۳۷۷	۱۵۰	×	۳۰۵	۳۲	۱۵
فیروزپور	۲۹۵۰	۱۴۷۵	۴۶۸	×	۱۳۸۷	۱۳۲۰	×
قصور	۱۰۴۸	۵۲۴	۱۹۲	۹۸	۲۲۷	×	×
امرتسر	۳۱۶۳	۱۵۸۱	۵۸۰	۲۹۴	۶۵۲	۸۲	۷۲

۳۱ اکتوبر تک بجٹ چندہ عام ششماہی اور چندہ جلسہ و چندہ خاص داخل خزانہ ہو جانا ضروری ہے۔ معائنہ کے وقت کسی جماعت کا مندرجہ بالا مدات کا کوئی بقایا نہ رہے۔ انبالہ دہلی۔ میرٹھ۔ فیروزپور۔ چندہ خاص سے مستثنیٰ ہیں۔

رامپور۔ لکھنؤ۔ مونگھیر۔ بھاگلپور۔ آڑہا۔ کٹک۔ سونگھڑہ کندراپاڑہ۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ کانپور۔ اٹاوہ۔ آگرہ۔ علی گڑھ کے بجٹ فارم نہیں پہنچے۔ ان جماعتوں کا جو بجٹ درج کیا گیا ہے۔ وہ بیت المال کا مقرر کردہ ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ دار صاحبان سے امید ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے بجٹ فارم مکمل کر کے تیار رکھیں گے: (ناظر بیت المال)

۲۶ اکتوبر کے جلسوں کے متعلق آخری اعلان

غالباً یہ آخری اعلان ہے۔ جو ۲۶ اکتوبر کے جلسہ ہائے سیرۃ کے متعلق اخبار میں چھپ رہا ہے۔ جمعہ کے دن یہ دوستوں کو پہنچ جائیگا۔ اپنے اپنے مقامات پر مشورے کر کے فوراً تعمیل کریں:

(۱) جن جماعتوں نے نوٹ نہیں منگوائے۔ نقد قیمت بحساب ۴ر فی رسالہ معہ محصول ڈاک بھیجکر یا وی پی کی اجازت دیکر منگوالیں:

(۲) جن جماعتوں کو لیکچرار درکار ہیں۔ وہ انٹر کلاس کے حساب سے آمد و رفت کا کرایہ پیشگی بھیجکر مبلغ طلب کریں۔ بلا وصولی کرایہ کے ہم کسی شرط پر بھی لیکچرار ہرگز نہیں بھیج سکیں گے:

(۳) جن دوستوں نے جلسوں کا انتظام کر لیا ہے۔ انہیں اس کی اطلاع فوراً ہمیں بھجوا دینی چاہیئے۔ فارم اپنے پاس رکھ چھوڑنے کا کچھ فائدہ نہیں۔

(۴) انعامی مضامین غیر مسلم احباب سے جلدی بھجوائیے۔ نیز انعامی رقم کا چندہ بحساب ۱ر فی کس:

(خاکسار:۔ اسسٹنٹ سیکرٹری ترقی اسلام)

تبلیغی رپورٹ فارم:

ماہوار تبلیغی رپورٹ کے لئے جو فارم تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ چھپوا کر ہر ایک سیکرٹری صاحب تبلیغ کی خدمت میں جن کا پتہ دفتر میں آ چکا ہوا ہے۔ ۱۳ اکتوبر کی ڈاک میں ایک ایک درجن روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک سیکرٹری تبلیغ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار رپورٹ ان فارموں پر لکھ کر روانہ کرے۔ اور فارموں کو ضائع نہ ہونے دے:

اگر کسی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ کو یہ رپورٹ فارم ۲۰ اکتوبر تک نہ ملیں۔ تو اس جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے کہ نئے انتخاب کے ماتحت ان کے سیکرٹری تبلیغ کا نام و پتہ اس دفتر میں نہیں ہے۔ اور یہی وجہ رپورٹ فارم نہ ملنے کی ہے۔ اس لئے ایسی جماعت کو اپنے سیکرٹری تبلیغ کے نام و پتہ سے جلد اطلاع دے کر رپورٹ فارم حاصل کرنے چاہئیں:

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

احمدیہ جماعت ہائے پنجاب کا دورہ

(۲)

بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ احمدیہ جماعتہائے پنجاب کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لئے مجھے مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ معائنہ جملہ نظارت ہائے نظام سلسلہ احمدیہ عالیہ کی طرف سے ان کے ماتحت مقامی قائم کردہ تمام صیغوں پر شامل ہوگا۔ لہذا مندرجہ ذیل جماعتیں آگاہ رہیں۔ اور وہ اپنے مقامی نظم و نسق کے متعلق ضروری معاملات پیش کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ پروگرام میں سردست مندرجہ ذیل شہر و ضلعوں کی جماعتوں کے معائنہ کا اعلان کیا جاتا ہے ان جماعتوں کے ذمہ دار کارکن قرب وجوار کی انجمنوں کے نمائندوں کو بھی مطلع کردیں۔ اور جہاں ان کے لئے سہولت ہو۔ جمع ہوں۔ معائنہ کی تاریخیں حسب ذیل ہیں۔ اگر کسی وجہ سے تبدیلی کی ضرورت ہوگی۔ تو عہدہ داروں کو اس تبدیلی سے اور نیز اوقات آمد و روانگی سے بھی انشاءاللہ العزیز اطلاع کردی جائے گی۔ (زین العابدین ولی اللہ)

(قائم مقام ناظر تالیف و تصنیف)

(۱) ضلع لاہور:- ۱۹ سے ۲۱ر اکتوبر تک

(۱) لاہور شہر۔ (۲) لاہور مضافات (چک ۶ ملی پور۔ کوٹ رادھا کشن۔ نواں پنڈ۔ بھی وغیرہ) ان جماعتوں کے نمائندے مجھے لاہور ملیں:۔

(۲) ضلع شیخوپورہ:- ۲۲ر اکتوبر سے ۲۷ر اکتوبر تک

۲۲ر اکتوبر (۱) شاہدرہ۔ ۲۳ر اکتوبر (۲) شیخوپورہ۔

۲۴ و ۲۵ر اکتوبر (۳) کرم پورہ

۲۶-۲۷ر اکتوبر (۴) سید والا

(۳) ضلع لائل پور۔ ۲۹ر اکتوبر سے یکم نومبر تک۔

۲۹-۳۰ر اکتوبر- (۱) لائل پور
۳۰ سے یکم نومبر (۲) گوجرہ

(۴) ضلع ملتان۔ ۲ر نومبر سے ۵ نومبر تک

۳ر نومبر (۱) ملتان شہر
۴-۵ر نومبر (۲) مظفر گڑھ

نوٹ:- ہر ضلع میں مقامات کا اعلان کر دیا گیا ہے اس لئے قرب وجوار کی جماعتیں اپنی اپنی سہولت کے مطابق ان مقامات میں سے کسی ایک مقام میں جمع ہو جائیں:۔

(۵) ضلع ڈیرہ غازی خان۔ ۸/۱۱ سے ۱۵/۱۱ تک

ڈیرہ غازیخاں شہر:۔ یہاں کی جماعت ضلع کے دورے کا پروگرام خود بنائیں۔ صرف ایک ہفتہ کا:۔

(۶) ضلع جھنگ مگھیانہ۔ ۱۶/۱۱ سے ۱۸/۱۱ تک

(۱) مگھیانہ:۔

(۷) ضلع سرگودھ:- ۱۹/۱۱ سے ۲۴/۱۱ تک:۔

۲۰-۲۱ر نومبر (۱) سرگودھا:۔

۲۲ر نومبر (۲) خوشاب:۔

۲۳ر نومبر (۳) چک پنیار:۔

۲۴ر نومبر (۴) بھیرہ:۔

(۸) ضلع جہلم:- ۲۵/۱۱ سے لیکر ۲۸ تک:۔

۲۶-۲۷ر نومبر (۱) دوالمیال:۔

۲۷-۲۸ر نومبر (۲) چکوال:۔

(۹) ضلع راولپنڈی:۔

۲۹-۳۰ر نومبر (۱) شہر راولپنڈی۔ یکم دسمبر (۲) کیمبل پور۔ ۲-۴ر دسمبر (۳) چگا بنگیاں۔ ۵-۶ تک۔ شہر جہلم:۔

(۱۰) ضلع گجرات۔ ۷ سے ۱۱ تک:۔

۸ دسمبر (۱) کھاریاں۔ ۹ر دسمبر (۲) لالہ موسیٰ۔ ۱۰ر دسمبر (۳) فتح پور۔ ۱۱ر دسمبر (۴) گجرات شہر:۔

(۱۱) ضلع وزیرآباد۔ ۱۲ر دسمبر:۔

وزیرآباد: شہر (معہ لوبری والہ واکال گڑھ وغیرہ)

(۱۲) ضلع گوجرانوالہ:- ۱۳ر دسمبر:۔

۱۳ر دسمبر (۱) گوجرانوالہ:۔

(۱۳) علاقہ سیالکوٹ:۔

۱۴ر دسمبر (۱) جموں۔ ۱۵ر دسمبر (۲) سیالکوٹ شہر۔ ۱۶ر دسمبر (۳) چونڈہ۔ ۱۷ر دسمبر (۴) نارووال۔ ۱۸ر دسمبر (۵) گھٹیالیاں ۱۹ر دسمبر (۶) بدوملہی:۔

حصہ وصیت کی ادائگی

(۱) مکرمی منشی محمد نواب خان صاحب عرضی نویس لودھراں ضلع ملتان سے لکھتے ہیں۔ کہ

"کمترین نے قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت طلب کی تھی حصول اجازت پر اپنی ملکیتی جائداد کا ۱/۳ حصہ ۲۷ کنال ۱۳ مرلہ اراضی غیر متعلق چاہ قبول والہ موضع لودھراں ضلع ملتان بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہبہ کردی ہے۔ گویا وصیت کے بموجب اپنی حین حیات ۱/۳ حصہ وصیت داخل خارج کرادیا ہے۔ منظوری انتقال بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوچکی ہے۔ انتظام کے واسطے مقامی انجمن کو تحریر فرمادیں:۔

(۲) مکرمی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب موصی ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن جڑانوالہ حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں:۔

میں نے سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے فرمان کی اطاعت میں ستمبر و اکتوبر کا چندہ وصیت اور چندہ خاص و چندہ جلسہ سالانہ بھیج دیا ہے۔

علاوہ اس کے میری بیوی کا حصہ وصیت مبلغ للعہ روپیہ تھا۔ چونکہ عہ ماہوار کے حساب سے باقساط داخل ہورہا تھا۔ اس کی چوتھی قسط بھی ارسال کرکے میری اہلیہ نے بھی حصہ وصیت کل کا کل للعہ داخل کردیا ہے۔ اللہ تعالٰے ہر دو میاں بیوی کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور دیگر موصی اصحاب میں بھی یہ جذبۂ قربانی اور اطاعت کا پیدا ہو جائے۔ تاکہ اشاعت اسلام کا جو کام اللہ تعالٰے نے ہمارے ذریعہ سے جاری کیا ہے۔ وہ دن بدن ترقی کرے۔ اور ہم خدا تعالٰے کی قائم کردہ دوسری جماعتوں کے سامنے قیامت کے دن شرمندہ نہ ہوں اور اپنی گردنیں ان کے سامنے اونچی رکھ سکیں۔ آمین یا رب العٰلمین:۔

(۳) مکرمی جناب ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن انڈین ملٹری ہسپتال کوہاٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں حسب ذیل خط ارسال کیا۔

"عاجز نے دوسری قسط وصیت حصہ جائداد کی جمع کرادی ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالٰے سارے کے سارے حصہ کے اپنی زندگی میں جمع کرادینے کی توفیق عطا فرمادے":۔

اس کے جواب میں جو حضور نے اپنی قلم مبارک سے تحریر فرمایا۔ وہ درج ذیل ہے:۔

"دعا کی گئی۔ وصیت کی ادائگی پر مبارک ہو۔"

ڈاکٹر صاحب موصوف نے نظارت بہشتی مقبرہ کے مشورہ سے اپنی جائداد کی قیمت ڈالکر ۱/۱۰ حصہ وصیت جائداد علاوہ حصہ آمد کے مبلغ صہ روپیہ ماہوار کے حساب سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر رہے ہیں

(۴) سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن سے اطلاع دیتے ہیں

"کہ خاکسار نے اخبار الفضل مورخہ ۶ر ستمبر ۳۰ء نمبر ۳۰ جلد ۱۸ میں حصہ وصیت کی ادائگی کے متعلق جو مضمون شایع ہوا ہے۔ اس کو پڑھکر ابھی بذریعہ رجسٹری ایک ہزار روپیہ کے کلدار نوٹ بحساب وصیت خود ۱۵۱ بطور جزو بخدمت محاسب صاحب بیت المال قادیان بھیجدیئے ہیں"

میں جملہ احباب کو اس جوش اور اخلاص پر مبارک دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالٰے اپنے فضل سے ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے:۔

شراب اور یورپ

مے نوشی کے خلاف یورپین حکومتوں کی جد وجہد

امریکہ کی طرح آج یورپ میں بھی ایک جماعت ایسی موجود ہے۔ جو مے نوشی کی مخالفت کر رہی ہے۔ حالانکہ ان کے ہاں شراب مذہباً ممنوع نہیں ہے۔ مگر اخلاقی طور پر اس کی خرابیوں کا انھیں اس قدر یقین آگیا ہے کہ وہ اپنے ملک کو اس عادت بد سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ اس غرض کے لئے انھوں نے جو قوانین بنائے ہیں۔ اور جو طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ ان کا معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

سویڈن میں شراب کے خلاف کوشش کا طریقہ یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے صرف ایک کمپنی کو اس کے بنانے اور فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور یہ کمپنی تاجروں کو نہیں۔ بلکہ پینے والوں کو دیتی ہے۔ اور وہ بھی اپنے خاص خاص ہوٹلوں یا دوکانوں میں۔ اور جن ہوٹلوں کا تعلق اس کمپنی سے نہیں ہے۔ ان میں شراب اسی خریدار کو مل سکتی ہے۔ جس نے کھانا بھی کھایا ہو۔ صرف شراب نہیں مل سکتی۔ سویڈن کا کوئی باشندہ کمپنی مذکور سے شراب کی ایک بوتل بھی نہیں خرید سکتا۔ جب تک اس کے پاس اجازت نامہ نہ ہو۔ اس اجازت نامہ میں یہ تحریر ہوتا ہے۔ کہ خریدار اچھے اخلاق کا آدمی ہے۔ اگر ایسا کوئی خریدار کبھی حالت نشہ میں پایا جائے۔ تو اس کے اجازت نامہ میں یہ لکھدیا جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک طویل مدت تک شراب خرید نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں کمپنی مذکور اور اس کی متعلقہ دوکانوں سے شراب اسی نظام سے فروخت ہوتی ہے جس سے جنگ عظیم کے زمانہ میں شکر اور پٹرول کی فروخت ہوتی تھی۔ یعنی ہر شخص کو ایک مقرر مقدار سے زیادہ نہیں دی جا سکتی۔ زیادہ سے زیادہ مقدار جو ایک شخص اپنے گھر کے لئے خرید سکتا ہے۔ وہ مہینے میں ۴ لٹر اور پھر خریدار کا ۲۱ سال کی عمر سے زیادہ ہونا ضروری ہے۔

یہ شرائط تیز شرابوں کے لئے ہیں۔ مثلاً وسکی وغیرہ لیکن خفیف شرابوں کے متعلق شرائط خفیف ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ سویڈن کا باشندہ اس وقت تک شراب پی سکتا ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ حالت سکر ہو جانے کے بعد وہ بغیر چند پابندیوں کے شراب نہیں پی سکتا۔ وہ ہوٹل اور قہوہ خانے جو کمپنی مذکور کی ملک نہیں ہیں۔ وہ مقررہ مقدار سے زیادہ اپنے خریداروں کو نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر اس مقدار میں اضافہ ہو گیا۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ اسی نرخ پر فروخت کریں۔ جس پر خرید کی ہے۔ تاکہ تجارت کی راہ نہ کھل جائے۔

کمپنی کا نفع اسکے حصہ داروں کو پانچ فیصدی سے زائد تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور جو باقی بچتا ہے۔ وہ حکومت کو اس غرض سے دیدیا جاتا ہے۔ کہ وہ وطنی قرض میں دیدے۔

ڈنمارک:۔ ڈنمارک میں شراب فروخت کرنے کے لئے شرائط اور پابندیاں تو نہیں۔ لیکن اس کے بجائے وہاں اس پر زبردست ٹیکس عاید کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سات آٹھ روپے سے کم میں کوئی شخص شراب نہیں پی سکتا۔ ڈنمارک کی حکومت نے اپنی رعایا کو بغیر کسی پابندی میں مبتلا کئے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ زمانہ جنگ میں جب روٹی کی شدید ضرورت ہوئی۔ تو حکومت نے شراب کے بنانے کی قطعی ممانعت کر دی۔ یہ ممانعت کامل ایک ماہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد شراب بنانے پر بڑا ٹیکس لگایا گیا۔ چنانچہ وسکی کی ایک بوتل پر حکومت کو ۲۷ قرش کی رقم وصول ہوتی ہے۔ اور باہر سے آنیوالی وسکی کی ہر بوتل پر ۲۹ قرش محصول دینا پڑتا ہے۔ سردست وہاں اس کی معمولی قیمت ۸۰ قرش ہے۔ حالانکہ جنگ سے قبل ۱۶ قرش تھی۔ ان تدابیر کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شراب نوشی میں غیر معمولی کمی ہو گئی۔ چنانچہ ڈنمارک میں جنگ عظیم سے قبل شراب کی کھپت ایک کروڑ ۲۰ لاکھ لیٹر تھی۔ اور اب صرف ۲۰ لاکھ ہے۔

فنلینڈ:۔ یورپ کی یہی ایک حکومت ہے۔ جس نے شراب کے بنانے اور بیچنے کی قطعی ممانعت کر دی۔ ہاں خفیف شراب کی اجازت ہے۔ لیکن اس ممانعت کے باوجود یہی مقام ہے۔ جہاں کل یورپین قوموں سے زیادہ شراب پی جاتی ہے۔ اور اس کی دو وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگ اس ممانعت کے مخالف ہیں۔ اور اس لئے وہ حکومت کی امداد کرنے کے بجائے اس معاملے میں مخالفت کرتے ہیں۔ اس حیثیت سے فنلینڈ کی حالت امریکہ سے مشابہ ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ فنلینڈ کے سواحل پر تقریباً تین ہزار جزیرے واقع ہیں۔ اور ان میں شراب کی خفیہ تجارت کا بہت کافی موقعہ ہے۔ کیونکہ رات میں کشتیاں چلاتے ہیں۔ اور دن میں شراب کسی جزیرے میں چھپا دیتے ہیں۔ اور حکومت پتہ چلانے سے عاجز رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فنلینڈ کے گوشے گوشے میں شراب ملتی ہے۔ اور ارزاں ملتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آخری برسوں میں حکومت کو موٹروں کے ذریعہ بڑی آمدنی ہوئی۔ چونکہ شراب کے تاجروں کو خفیہ تجارت کے لئے موٹروں کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ حکومت نے ۱۹۲۶ء میں سات لاکھ پچاس ہزار لٹر شراب ضبط کی۔ لیکن یہ مقدار اس مقدار کی ۱۰ ۱۔ اور پندرہ فیصدی بھی نہیں ہے۔ جو ملک میں فروخت ہوتی ہے۔ فنلینڈ میں جبکہ ممانعت نہ تھی۔ تو شراب نوشی میں اعتدال تھا۔

ناروے:۔ جنگ عظیم کا خاتمہ ہوا۔ تو حکومت ناروے نے قوم سے دریافت کیا۔ کہ وہ شراب کے متعلق کیا راہ اختیار کرے۔ تو قوم نے اپنی اکثریت سے ممانعت کی رائے دی۔ چنانچہ کچھ دنوں تک ناروے امریکہ کی طرح شراب کی ممانعت کرتا رہا۔ لیکن اب اس نے اجازت دیدی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ یہ اجازت اس لئے کہ شراب نوشی کے فوائد تسلیم کر لئے گئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ چند اقتصادی مشکلات نے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ اور وہ یہ کہ فرانس۔ اسپین۔ اور پرتگال سے شراب کی بڑی مقدار ناروے آتی تھی۔ اور ناروے سے ان مقامات میں نمکین مچھلیاں جاتی تھیں۔

جب ناروے کی حکومت نے شراب کی بندش کی۔ تو ان حکومتوں نے مچھلیوں کی خریداری بند کر دی۔ اور ناروے کے باشندوں کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلئے کہ ان میں سے اکثر کی معاش کا ذریعہ مچھلیوں کا شکار اور ان کو نمکین بنانا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ناروے نے شراب کی اجازت دیدی۔ اور ان حکومتوں نے مچھلی کی ۱۹۲۶ء میں پھر حکومت ناروے نے دریافت کیا۔ اب کے شراب کے حامیوں کی تعداد زیادہ رہی۔ لیکن پھر بھی حکومت نے عام آزادی نہیں دی۔ بلکہ خاص خاص پابندیاں ہیں۔

بلجیم:۔ بلجیم میں کوئی شخص ہوٹل میں یا قہوہ خانے میں شراب نہیں پی سکتا۔ ہاں خاص خاص دوکانوں سے خرید کر اپنے مکان میں پی سکتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سخت اور بہت جلد سزا ہوتی ہے۔

یہ نظام جرمنی قوانین سے ماخوذ ہے۔ جو جرمنوں کے قبضہ کے بعد جاری کئے گئے تھے۔ بلجیم کے باشندے اس نظام کی مخالفت نہیں کرتے۔ اسلئے کہ اب ثابت ہو چکا۔ کہ اس نظام سے شراب نوشی میں غیر معمولی کمی ہو گئی۔ کیونکہ جو شخص دوکان سے شراب لے کر اپنے گھر جائیگا۔ وہ اولاد اور گھر والوں کی نگرانی کی وجہ سے اعتدال کے ساتھ پیئے گا۔

ماخوذ از تازیانہ ۱۰ اکتوبر

قادیان کے بزرگ تو موتی سرمہ ہی پسند کرتے ہیں

اس لئے آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہئے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف و تصنیف موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو گُلروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اُس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز تک استعمال کیا۔ جس سے اُس کو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع اس لئے آپ کو دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی موتی سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھائیں"۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے موتی سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی۔ اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شایع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل ناظر ضیافت و مینیجر و پروفیسر احمدیہ کالج تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے گُلروں کی مدت سے شکایت تھی۔ رات کو مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا۔ یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے"۔

ضعف بصر۔ گُلرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت فی الفور واپس لو۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

عورتوں کی امراض

عورتوں کی تمام امراض متعلقہ رحم وغیرہ اور ان کے نتائج میں جو مہلک امراض پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے قلع قمع کے لئے اکسیر اور لائق بھروسہ چیز ہے۔ بجلی رو طاقت پیدا کرتی ہے۔ سکر ٹوٹنا۔ چہرے کی بے رونقی بدصورتی چھائیاں اور کل عوارض جسمانی۔ حمل قرار نہ پانا۔ وغیرہ نقائص آناً فاناً دور ہو کر مریضہ شہزور۔ سُرخ چہرہ اور تندرست ہو جاتی ہے۔ سیروں خون جسم میں پیدا ہو کر چستی پھُرتی آجاتی ہے۔ کانٹا سا سوکھا جسم ہرا بھرا ہو کر نیا دور زندگی شروع ہوتا ہے۔ چاند سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ضرور امتحان کیجئے۔ قیمت فی بکس چالیس خوراک پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

نمک سلیمانی

ہر گھر میں رکھنے کی چیز ہے۔ معدہ کی تمام قوتوں کا محافظ ہے۔ بادی مار کر ہاضمہ خوب تیز کرتا ہے۔ بھرے پیٹ پر اس کی ایک خوراک سب کھانا ہضم کرتی ہے۔ نفخ۔ کمی بھوک۔ امراض ہیضہ۔ بلغمی و ریحی۔ پیٹ درد۔ ڈکار ترش۔ قبض۔ متلی۔ ضعف جگر۔ ورم طحال وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ ذائقہ اور فائدہ میں بےمثال تحفہ ہے۔ نہایت مفرح ہے ایک بار کھا کر اسکی خوش ذائقگی اسے بار بار کھانے پر مجبور کرتی ہے۔ امراض معدہ کیلئے نمک سلیمانی ایک مسلمہ تیر بہدف دوا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جو مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

مینیجر کوہِ نور ٹریڈنگ کمپنی۔ لال کرتی۔ میرٹھ

نیک نام گھڑیاں

ایک گھڑی برسوں کافی — فل جویل لیور گارنٹی شدہ

اخلاقاً اور انصافاً ہماری ذمہ واری

گھڑی خلاف آرڈر پہونچے۔ فوراً واپس کریں۔ تبدیلی معہ خرچہ ہمارے ذمہ ہے۔ ضرر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت سبے احتیاطی باعث نقصان ہوگی۔ اکثر مبلغین و کارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں

دستی ۱۵ لائن موٹی کلائی کے لئے نکل کیس ۔۔۔ رولڈ گولڈ ۔۔۔

۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔ درمیانی کلائی ۔۔۔ چاندی ۔۔۔ رولڈ گولڈ ۔۔۔

۔۔۔ ۱۰ ۔۔۔ پتلی ۔۔۔

جیبی ۲۴ ۔۔۔ دس جویل ۔۔۔ ۱۵ جویل ۔۔۔ ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ

ٹائم پیس بیک الارم بہت اعلےٰ ۔۔۔ کم قیمت گھڑیاں بغیر گارنٹی کے طلب ۔۔۔ بھیجئے

المشتہر: حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یو۔ پی)

صرف ایک دفعہ تین سو (۳۰۰) روپیہ لاگت لگا کر

ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر بعد روپیہ روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ (پنجاب)

۲۶ اکتوبر کے مبارک دن کے لئے چند لاثانی تحفے

خواجۂ دو جہان کے عاشقِ صادق اگر چاہتے ہیں کہ سیرت النبوی کے جلسوں کی حقیقی غرض پوری ہو۔ اور غیر مسلموں کے دل اس زنگ اور کدورت سے پاک ہوں۔ جو آنحضرت صلعم کے متعلق ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔ تو:-

"برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول"

کی ستقدر زیادہ اشاعت کیجئے۔ مسلمانوں کو بھی پڑھوایئے۔ اور غیر مسلموں کو بھی دیجئے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر دوست ان کی خاطر خواہ اشاعت کر دیں۔ تو ہندوستان کی مذہبی دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ کیونکہ یہ انمول ... روح پرور اور دلآویز رسائل سالہا سال کی مسلسل محنت کے بعد مرتب ہوئے ہیں۔ اور ان میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر شخصیت۔ لاثانی حلیہ۔ بے مثال سیرت۔ بے نظیر کارناموں۔ گرانقدر قربانیوں اور بیش بہا احسانوں سے ناواقف اور بے خبر مسلموں کو واقف کرنے کیلئے جو کچھ بھی جمع کیا گیا ہے۔ وہ سب کا سب دنیا کے نامور۔ شہرۂ آفاق اور مشہور غیر مسلم فاضلوں کی تحریروں اور تقریروں سے اخذ کیا گیا ہے۔ اور ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر یہ پُر کیف اور دلآویز رسائل متعصب سے متعصب غیر مسلم کو بھی پڑھائے جائیں۔ تو اسے بھی حضور علیہ السلام کا گرویدہ ہوئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ ان رسائل کے پڑھنے سے نہ صرف حضور سرورِ کائنات کی شخصیت۔ سیرت۔ کارناموں۔ قربانیوں اور عدیم المثال احسانوں کا حقیقی علم حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ پڑھنے والے کے دل سے وہ تمام اوہام و وساوس بھی حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتے ہیں۔ جو اسلام کے دشمنوں نے ناواقف لوگوں کے دلوں میں ڈال رکھے ہیں۔

پس وہ دوست جو ۲۶ اکتوبر والی تحریک کی حقیقی غرض کو پورا ہوتے دیکھنا چاہیں۔ ان رسائل کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے مسلم اور غیر مسلم دوستوں، ہمسایوں، شہریوں میں تقسیم کریں۔ اس وقت تین حصے تیار ہیں۔ ہر حصہ کا حجم ۱۰۰ صفحہ ہے۔ کاغذ و لکھائی نہایت اعلیٰ قسم کا۔ لکھائی بہتر سے بہتر۔ چھپائی اعلیٰ سے اعلیٰ اور باوجود ان خوبیوں اور رعنائیوں کے قیمت فی حصہ صرف ۵ ر۔ مگر جو دوست تقسیم کرنے کیلئے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ ان کو ایک روپے کے چار نسخے دلائے جائیں گے۔ اور جو جماعتیں سو سو یا پچاس پچاس انہیں تو فی نسخہ ۳ر میں ہی دلایا جائیگا۔ تاکہ آسانی کے ساتھ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کر سکیں۔ وقت بالکل تھوڑا رہ گیا ہے۔ عاشقانِ محمدؐ کو چاہیئے۔ کہ اس اعلان کو دیکھتے ہی اپنی اپنی فرمائشیں بھیجدیں۔ بہت تھوڑی تعداد رہ گئی ہے جن کے آرڈر پہلے آئینگے۔ انہی کی تعمیل ہو سکیگی۔ دور کی جماعتوں کو بذریعہ تار آرڈر بھیجنے چاہئیں۔ تاکہ وقت پر انہیں مل سکیں۔ اور نزدیک کی جماعتیں اعلان پڑھتے ہی فرمائشیں بھیجدیں۔ اب اتنا وقت نہیں۔ کہ ہر ایک کی فرمائش پوری کرنے کیلئے دوسرا یا تیسرا ایڈیشن چھپوا سکیں۔

جماعتوں کی سہولت اور آسانی کے لئے ہم یہ بھی اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ ان رسائل کو برائے تقسیم منگوانا چاہتی ہیں۔ مگر ان سے رقم اتنی جلدی فراہم نہیں ہو سکتی۔ تو وہ پریشان نہ ہوں حسبِ ضرورت کتابیں منگوالیں۔ قیمت بعد میں جمع کر کے بھیجدیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ ان بیش بہا علمی و روحانی خزائن کو حاصل کرنے میں کوئی جماعت پیچھے نہ رہیگی۔

یہ رسائل کس قدر مفید اور ضروری ہیں۔ ان کے متعلق بزرگانِ سلسلہ کی چند رائیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب:- ملک فضل حسین صاحب نے "ہندو مسلم اتحاد سیریز" کے نام سے ایک مفید سلسلہ تالیف شروع کر رکھا ہے جس کے سات نمبر پہلے نکل چکے ہیں۔ اور ۲ اب لکھے گئے ہیں۔ جنکے نام "برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول" حصہ سوم و چہارم ہیں۔ ان میں مؤلف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت، حقانیت اور آپکے دین کی دیگر ادیان و مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کیلئے عیسائی، سکھ، ہندو، برہمو، آریہ سماج مردوں اور عورتوں ہی کے مضامین جمع کئے ہیں جنکو پڑھکر مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں پر بھی نہایت ہی عمدہ اور نتیجہ خیز اثر پڑیگا۔ اور انکے دلوں سے وہ وساوس بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔ جو حضور انور کے متعلق مخالفین کی کتابیں پڑھنے سے جاگزین ہو چکے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ احبابِ جماعت ان رسائل کی اشاعت میں پورا پورا حصہ لینگے۔ اور جہانتک انکے لئے ممکن ہوگا۔ دین سے ناواقف مسلمانوں میں عموماً اور غیر مسلموں میں خصوصیت کے ساتھ انہیں پھیلا دینگے۔ جو بہت بڑے اجر کا کام ہے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے ناظر صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان:- "میں نے ماشاء اللہ فضل حسین صاحب لوکل سیکرٹری تبلیغ قادیان کے اس سلسلۂ تالیف کے تمام نمبر بتمام و کمال دیکھے ہیں۔ جو "ہندو مسلم اتحاد سیریز" کے نام سے انہوں نے آجتک شایع کئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ سلسلہ مضامین اس قابل ہے۔ کہ اس کی خوب ہی اشاعت کی جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو غیر مسلموں تک زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہونچائے جائیں۔ تاکہ وہ سمجھ سکیں۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاکیزہ صفات کسقدر بلند مرتبہ اور باعظمت و جلال تھی۔ اور حضورؐ نے دنیا کو کس قدر گراں بہا فیض پہونچائے۔ اور مخلوقِ خدا کی فلاح و بہبودی کی خاطر کس قدر قربانیاں کیں۔

ان رسائل کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان میں جس قدر بھی مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب غیر مسلموں کے ہیں۔ جن کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں کے ہی ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔ بلکہ غیر مسلموں کے دلوں کو بھی حضور علیہ السلام کی محبت سے بھر دینے کا سبب ہو سکتا ہے۔"

قیمت فی نسخہ ۵ر۔ ایک روپے کے چار۔ پچاس سے زائد خریدنے والوں کو ۳ر فی نسخہ۔

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— نام نہاد جمعیۃ العلماء کے صدر مولوی احمد سعید صاحب ڈکٹیٹر دہلی کانگریس کمیٹی کو چھ ماہ قید محض کی سزا ہوئی ہے پونا کے نیشنل ہوٹل میں ایک انگریز نے اس واسطے خودکشی کر لی۔ کہ اس نے گھوڑ دوڑ کی بازی میں بہت سا روپیہ ہار دیا تھا ؛

—— وزیگا پٹم۔ ۱۳ر اکتوبر کو ایک زمیندار نے اپنے وکیل کے ذریعہ سے برازیل کے نائب قونصل کو نوٹس دیا۔ کہ وہ اُس کے خلاف عدالت میں اس کی بدسلوکی اور وحشیانہ روش کے خلاف چارہ جوئی کریگا۔ وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ وہ زمیندار ہوٹل میں ایک کمرہ تلاش کرتے ہوئے اس قونصل کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ جس پر وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اور گاندھی ٹوپی اس کے سر پر سے اتار کر انسپکٹر جنرل آف پولیس کے پاس لے گیا۔ اور کہا۔ کہ ایک بنگالی شورش پسند میرے کمرے میں داخل ہو گیا ہے ؛

—— لنڈن۔ ۱۱ر اکتوبر کو لیبر پارٹی کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کمانڈر کنیورذی نے ہندوستان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں مجھے گاندھی جی اور دیگر قوم پرست رہنماؤں نے کہا تھا۔ کہ اگر انگریز ہندوستان سے چلے جائیں گے۔ تو ہندوستان میں کشت و خون کا بازار گرم ہو جائیگا ؛

—— محکمہ ڈاکخانہ کی آمدنی میں کمی واقع ہو جانے کی وجہ سے حکومت نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ اگر ڈاکخانہ کا کوئی آدمی چھٹی پر جائے۔ تو اس کی جگہ کسی اور کو نہ لگایا جائے۔ بلکہ اس کے کام کو دوسرے آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے ؛

—— خان بہادر عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کاردی جو ۱۴ر اکتوبر کو لاہور میں زخمی ہوا تھا۔ شنبہ کے روز ہسپتال میں مر گیا ؛

—— میمن سنگھ سے ۱۴ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ جمال پور میں ایک سب انسپکٹر پولیس اور ایک کانسٹبل پر تین آدمیوں نے قاتلانہ حملہ کیا۔ حملہ آور بھاگ گئے ہیں۔ کسی کو زخم نہیں آیا

—— لاہور۔ ۱۴ر اکتوبر کو لالہ لاجپت رائے کی لڑکی پاربتی دیوی کو ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ؛

—— گوجرانوالہ۔ ۱۱ر اکتوبر کو رات کے ۹ بجے چار پانچ انگریز ایک موٹر کار میں جا رہے تھے۔ کہ یکایک ٹائر پھٹ گیا۔ جسے انہوں نے بم سمجھکر پستول کے چار پانچ فائر کر دیئے ؛ خوش قسمتی سے وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس لئے کوئی واردات نہیں ہوئی ؛

—— لاہور۔ ۱۴ر اکتوبر سُنا گیا ہے۔ کہ آج تینوں ملزمان مقدمہ سازش لاہور کو جن کے متعلق پھانسی کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ آپس میں ملنے کی اجازت سنٹرل جیل میں دی جائے گی۔ تا وہ پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے سوال پر غور کر سکیں ؛

—— ڈیرہ دون میں کانگریسی رضاکاروں نے یورپین تجار کے بازار میں پکٹنگ کیا۔ جہاں ۱۳ر رضاکار گرفتار کر لئے گئے۔ رضاکاروں نے قومی نعرے بلند کئے۔ جن کو سُنکر بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ باوجود پولیس کے حکم کے مجمع منتشر نہ ہوا۔ آخر پولیس کو لاٹھی چلانی پڑی۔ جس سے چار پانچ آدمی زخمی ہو گئے۔ اور ایک ہفتہ کے لئے ڈیرہ دون میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا۔ اور ہر قسم کے جلسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے

—— بلگام۔ ۱۲ر اکتوبر۔ لنگائت فرقہ کا ایک بھکاری ۱۸ ماہ سے والئے سانگل سے اس امر کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ کہ اسے ایک قطعہ زمین سے دفینہ نکالنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ اسے اس دفینہ کی خبر ایک کتبہ سے ملی ہے جو ایک پتھر پر کندہ تھا۔ چنانچہ اس نے ½ حصہ خود دینے کا اقرار ان سے لے لیا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی نگرانی میں کھدائی شروع کر دی گئی ہے۔ دفینہ کی مالیت ۱۴ر کروڑ بتائی جاتی ہے

—— بمبئی۔ ۱۳ر اکتوبر کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے کانگریسی رضاکاروں کو اسپلینڈ کے میدان میں ڈرل کرنے سے دو ماہ کے لئے حکماً بند کر دیا ہے ؛

—— رگبی سے ۱۲ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ملک معظم کے تیسرے صاحبزادے ڈیوک آف گلوسٹر شاہ حبش کے جشن تاجپوشی میں شریک ہونے کے لئے ابی سینیا کی طرف جانے والے ہیں۔ اور اپنے ساتھ بہت سے تحائف بھی لے جا رہے ہیں۔ وہاں سے فراغت کے بعد شاہزادہ صاحب شمالی علاقہ حبش میں شکار کی مہم پر روانہ ہو جائیں گے ؛

—— ہانگ کانگ۔ ۱۳ر اکتوبر۔ جہاز سناموہی میں بحری قزاق مسافروں کی حیثیت میں سوار تھے۔ مغربی دریا میں انہوں نے دفعتہً جہاز کو روک لیا۔ اور ان کے ساتھیوں نے کنارے پر سے جہاز پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ جس سے جہاز کے دو محافظ سپاہی مارے گئے۔ ڈاکو ۹ ہزار ڈالر کا مال لوٹ کر لے گئے ؛

—— لنڈن۔ ۱۱ر اکتوبر۔ بمقام سمنہ کے نزدیک چار کان کن مزدور ایک چٹان کے نیچے دب گئے۔ ایک شب تک تقریباً ۵۰ مزدور ان کو نکالنے میں مصروف رہے۔ آخر وہ کامیاب ہو گئے۔ مزدور ۱۰ گھنٹے تک نیچے دبے رہے۔ اور نلکیوں کے ذریعے ان تک ہوا پہونچائی گئی۔ جس سے وہ زندہ رہے ؛

—— لاہور۔ ۱۳ر اکتوبر مسٹر سمتھ ڈپٹی انسپکٹر پنجاب پولیس پر رات کے ساڑھے گیارہ بجے جبکہ وہ اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے۔ امپرس روڈ پر تین فائر پستول سے کئے گئے۔ مگر وہ بال بال بچ گئے۔ حملہ آور بھاگ گئے۔

—— حیدرآباد سندھ میں متعدد مقامات پر تیرھویں اور سترھویں صدی کے درمیانی زمانے کے سکے دستیاب ہوئے ہیں۔ بعض سکوں کے متعلق خیال ہے۔ کہ وہ احمد شاہ ابدالی کے زمانے کے ہیں ؛

—— لاہور سے ۱۵ر اکتوبر کو ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب حسب ذیل سرکاری اعلان شایع کرتے ہیں۔ کہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے سر جوگندر سنگھ کو محکمہ زراعت۔ ملک فیروز خان نون کو سررشتہ تعلیم اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کو لوکل سیلف گورنمنٹ کے قلمدان تفویض کئے گئے ہیں۔

—— لاہور کے اردو اخبار بندے ماترم نے تین ہزار روپے کی جو ضمانت داخل کر رکھی تھی۔ وہ زیر دفعہ ۱۹ (و) پریس آرڈی نینس کے سنہ ۱۹۳۰ء ضبط کر لی گئی ؛

—— بمبئی۔ ۱۵ر اکتوبر۔ آج پانچ بجے صبح ایک سو اٹھ ہندو کانسٹبلوں اور مسلح پولیس کے پچیس سپاہیوں نے ایک درجن افسروں کی سرکردگی میں کانگریس ہاؤس کا محاصرہ کر لیا تمام راستے مسدود کر دیئے گئے۔ احاطہ کی تلاشی کے بعد ۲۵ آدمی وہاں سے گرفتار کر لئے۔ عین اس وقت تقریباً ایک درجن دوسری کانگریسی مجالس پر بھی چھاپے مارے گئے۔ اور گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ قومی جھنڈا گرا کر اس کی جگہ یونین جیک نصب کیا گیا۔ اور تمام احاطہ پر پولیس نے قبضہ کر لیا ؛

—— لنڈن سے ۱۴ر اکتوبر کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ ایمڈی وزیر پرواز مقرر ہوئے ہیں ؛

—— تنگ۔ ۱۳ر اکتوبر۔ چیانگ کینیٹ یا بیان کرتا ہے۔ کہ حال میں جو خانہ جنگی چین میں ہوئی۔ اس میں جانبین کے ڈیڑھ لاکھ نفوس تباہ ہوئے ؛

—— علاقہ گجرات اور احمد آباد میں ہر مکان کو کانگریس کمیٹی اور خلاف قانون انجمن کا دفتر مشتہر کیا جا رہا ہے۔ اور ان پر بورڈ لگ رہے ہیں۔ کہ یہاں کمیٹی کا دفتر ہے۔ اور ہر گھر خلاف قانون انجمنوں کا ڈیرہ بتلایا جا رہا ہے ؛

—— گورنمنٹ جموں و کشمیر نے ایک نیا حکم دیا ہے۔ کہ تمام ایسے اشخاص جو اپنے نام کے ساتھ دیوان رائے صاحب وغیرہ وغیرہ ... [illegible]

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کمپنی قادیان سے شائع کیا)